8

قدیم ہندوستان میں مذہب اور فلسفہ

جیسے ہی نومبر اور دسمبر کا مہینہ آتا ہے ہمیں بازار میں نئے سال کے کلینڈر نظر آنے لگتے ہیں۔ ان میں سے کچھ کلینڈر بہت رنگین ہوتے ہیں۔ انھیں مختلف قسم کے رنگوں سے بنایا جاتا ہے۔ بعض میں تاریخوں پر چھوٹی چھوٹی تصاویر بھی بنی ہوتی ہیں۔ یہ چھٹیاں ہوتی ہیں اور ہم ان کا انتظار کرتے ہیں۔ آپ بھی ان کے منتظر رہتے ہیں۔ جی ہاں! یہ مذہبی یا قومی تہوار ہوتے ہیں اور ہندوستان میں کئی مذاہب پھلے پھولے ہیں۔ سڑکوں پر جلوس، لذیذ کھانے، عمدہ کپڑے، تحفے تحائف، مذہبی عبارت گاہوں میں عبادت، ایک دوسرے کو مبارکباد یہ سب ہندوستان میں تہواروں کے موقعوں پر عام مناظر ہیں۔ بے شک ہندوستان ایک خوبصورت، دلکش اور زندہ دل ملک ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قدیم ادوار سے ہی مذہب نے ہمیشہ ہی لوگوں کی زندگی کو متاثر کیا ہے اور یہ ان کی زندگی کا اہم حصہ رہا ہے۔ مذہب کا اس کا ارتقاء کے مختلف مرحلوں سے گذرتی ہوئی متنوع شکلوں میں مطالعہ کرنا بے شک انتہائی دلچسپ ہے۔ مذہب اور فلسفہ کے درمیان ہمیشہ ہی قریبی رشتہ رہا ہے۔ چنانچہ ان کی افزائش اور فروغ کا مطالعہ باہم طور پر کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سبق میں آپ قدیم ہندوستان میں مذاہب اور فلسفہ کے ارتقاء کے بارے میں پڑھیں گے۔

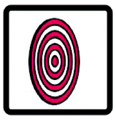

مقاصد

اس سبق کو پڑھنے کے بعد آپ:

- مذہب کے مفہوم کی وضاحت کرسکیں گے؛
- قدیم ہندوستان میں مختلف مذہبی تحریکوں کی خصوصیات کی شناخت کرسکیں گے؛
- ویدک فلسفہ کے چھ مکاتب فکر کے تصورات کی وضاحت کرسکیں گے؛
- چاروں مکتب فکر کے ادا کردہ رول کو جانچ سکیں گے؛
- جین کے نظریہ حقیقت کی وضاحت کرسکیں گے؛

نوٹس

- بودھ فلسفہ کے اشتراک کی پرکھ کرسکیں گے۔

8.1 مذہب

مذہب روح کی پاکیزگی ہے۔حسن عمل اور اخلاق کی بنیاد مذہب پر ہے۔ مذہب نے قدیم ادوار سے ہی ہندوستانیوں کی زندگی میں ایک اہم رول ادا کیا ہے۔ اس نے لوگوں کے مختلف گروپوں کے تعلق سے لاتعداد شکلیں اختیار کی ہیں۔ ان گروپوں کے درمیان مذہبی تصورات، فکر ونظر اور طور طریقے جدا جدا تھے اور وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ مختلف مذاہب میں عام اور ماہیتی تبدیلیاں ہوتی رہیں۔ ہندوستان میں مذہب کبھی بھی بندھی ٹکی نوعیت کا نہیں رہا، بلکہ یہ جبلی حرکی طاقت سے حرکت پذیر رہا ہے۔

''ہندوستان میں فلسفہ کا ہر نظام سچائی کی جستجو پر مبنی ہے، یہ ایک اور ایک جیسی ہے، اس کی جستجو ہے، ہمیشہ سے ہے اور ہر جگہ ہے۔ اس تلاش یا جستجو کے طریقے ''الگ الگ ہیں، منطق جدا ہے، لیکن مقصد وہی ہے یعنی سچائی تک پہنچنے کی کوشش۔

''مجھے اس مذہب کا پیروکار ہونے پر فخر ہے، جس نے دنیا کو تحمل و برداشت اور عالمگیر قبولیت کا درس دیا......ہم صرف تحمل و برداشت میں ہی یقین نہیں رکھتے بلکہ سبھی مذاہب کو سچا اور حقیقی تسلیم کرتے ہیں۔

سوامی وویکا نند شکا گو میں 1893 میں منعقدہ عالمی مذاہب کی پارلیمنٹ میں

ہندوستانی روحانیت کی جڑیں اس سرزمین کی فلسفیانہ اور مذہبی روایات میں گہرائی سے پیوست ہیں۔ ہندوستان میں فلسفہ زندگی اور وجود کے راز ہائے پنہاں کی تلاش سے ابھرا۔ ہندوستانی عالموں و دانشوروں نے جنھیں رشی یا روشن دماغ کہا جاتا تھا، احساس اور عام ذہن کو لامحدود بنانے کی خصوصی تکنیکیں تیار کی تھیں، جنھیں مجموعی طور پر یوگا کہا جاتا ہے۔ ان تکنیکوں کی مدد سے وہ شعور کی گہرائیوں میں اترتے تھے اور انسان اور کائنات کی حقیقی نوعیت کے بارے میں اہم سچائیوں کو کھوج کرتے تھے۔

ان رشیوں (عالموں اور دانشوروں) نے اپنی کھوج سے جو پایا وہ یہ تھا کہ انسان کی اصل حقیقت اس کا جسم یا دماغ نہیں ہے، کیونکہ یہ فانی ہیں، بلکہ اصل حقیقت اس کی روح ہے جو ناقابل تبدیل، لافانی اور مکمل شعور ہے۔ وہ اسے آتما کہا کرتے تھے۔

آتما انسان کی آگہی، مسرت اور توانائی کا حقیقی وسیلہ ہے۔ رشیوں کی مزید کھوج یہ تھی کہ تمام افراد اپنے آپ میں لامتناہی شعور کا حصہ ہیں، جنھیں وہ برہمن کہا کرتے تھے۔ برہمن حتمی حقیقت ہے، کائنات کا حتمی سبب ہے۔ انسان کی حقیقی نوعیت سے بے خبری اس کی تکالیف اور قیود و بند کا سبب ہوتی ہے۔ آتما اور برہمن کی درست آگہی حاصل کرکے اور ان تکالیف اور بندشوں سے آزاد ہوجانا اور لافانی کی کیفیت، پائدار سکون اور آسودگی حاصل کرنا ممکن ہے، جس کو موکش کہا جاتا ہے۔

نوٹس

قدیم ہندوستان میں مذہب زندگی کا مقصد تھا جو انسان کو اس کی حقیقی نوعیت کو سمجھنے اور موکش حاصل کرنے کا اصل بتاتا تھا۔

چنانچہ فلسفہ حقیقت کہ سمجھنے مدد دیتا ہے، جبکہ مذہب زندگی کا درست راستہ ہے۔ مذہب آسودگی فراہم کرتا ہے، جبکہ فلسفہ نظریہ ہے اور مذہب طریقۂ عبادت ہے۔ چنانچہ قدیم ہندوستان میں مذہب اور فلسفہ ایک دوسرے کے شانہ بہ شانہ تھے۔

''ہم وہ سن سکیں جو ہمارے دماغوں کو روشن کردے، ہم ہر طرف خدائی کو دیکھ سکیں۔ ہم اپنے اندر خدا کو محسوس کرسکیں اور ہمارے جسم اور دماغ کے سارے عمل اس کی راہ میں ہوں۔ ہمیں لافانی سکون عطا کر۔''
(رگ وید۔ 89-1)

8.2 ماقبل ویدک اور ویدک مذہب

ماقبل تاریخ اور ابتدائی تاریخ کے مقامات سے ملنے والے آثار قدیمہ کے شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ وہ تخلیقی طاقت کے تقدس پر یقین رکھتے تھے اور خدائی کے مذکر اور مؤنث پہلوؤں کا احترام کرتے تھے۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ مظاہر قدرت مثلاً سورج اور چاند کی پوجا کرتے تھے۔ اس عقیدہ کو آریاؤں کے اوائلی ادب سے تھوڑی بہت مضبوطی ملتی ہے۔ آریاؤں کے مذہبی عقائد اور طور طریقوں کے بارے میں رگ وید سے بھی پتہ چلتا ہے۔ وہ کئی دیوتاؤں مثلاً اندر، ورون، اگنی، سوریہ اور رودرا کی پوجا کرتے تھے۔ قربانیاں اور دیوتاؤں کے احترام میں آگ میں کھانے پینے کی چیزیں ڈالنا ان کے عام مذہبی طور طریقے تھے۔ سام وید اور یجروید میں قربانی کے عمل کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں تفصیل سے بتایا گیا ہے اور برہمنوں میں ان رسوم و رواج کو مزید واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ رشی منی ویدک رسوم ورواج کی افادیت اور ان کے بارے میں اٹھنے والے شکوک وشبہات کی وضاحت کرتے تھے۔ وحدانی تصورات نے کثرت اصنام کی نفی کی اور ایک لافانی وجود کو اپنانے کے لیے مختلف طریقوں سے مختلف دیوتاؤں کی پوجا کی گئی۔

ویدک ادب کے ارنیک اور اپنشد حصوں میں ایک زیادہ اصلاحی نظریہ پیش کیا گیا ہے۔ اپنشدوں میں اوائلی مرحلہ کو زیادہ حقیقی طور پر پیش کیا گیا ہے اور ان میں مذہبی۔ مابعد الطبیعاتی تصورات کی پیش رفت کا ذکر کیا گیا ہے، جنھیں بعد میں قدیم اور قرون وسطیٰ کے ہندوستان میں مذہبی رہنماؤں اور اصلاح کاروں نے اپنایا۔ ان میں سے کچھ نے روایتی خطوط پر ہی کام کیا جبکہ کچھ نے آزاد خیالی کے راستہ کو چنا۔

نوٹس

- ہندوستان نے گذرے ہوئے ادوار کے دوران زندگی اور فکر ونظر کے بنیادی مسائل سے نمٹنے کی کوشش کی ہے۔ ہندوستان میں فلسفہ کا آغاز ارفع ترین حقیقت۔ وہ حقیقت جو محض ایقان نہیں تھی، بلکہ وجود کے ساتھ قریبی طور پر جڑی ہوئی تھی، کی تلاش سے ہوا۔ یہی وہ حقیقت ہے، جو مکمل آزادی، روحانی مسرت اور عقل و دانش کی جانب رہنمائی کرتی ہے، چنانچہ یہ نہ صرف توجیہہ کے فلسفیانہ رویّے بلکہ رویّے اور برتاؤ کی تربیت اور جذبات اور ہیجان پر قابو کا تقاضا بھی کرتی ہے۔
- چنانچہ گہرے فلسفیانہ تجزیہ اور اعلیٰ و ارفع روحانی تربیت کے درمیان امتزاج ہندوستانی فلسفہ کی ایک دائمی خصوصیت ہے اور اس کا نظریہ مغربی فلسفہ سے قطعی مختلف ہے۔
- یہ توقع کی جاتی ہے کہ یہ ایک قدیم ملک کی روحانی آرزوؤں کو نہ صرف سادہ بنانے میں مدد کرے گی بلکہ ان آرزوؤں کو جدید دنیا کے ساتھ مطابقت بھی دے گی اور انسانی رشتہ اور عالمگیر ہم آہنگی کی زنجیر میں ایک مضبوط کڑی بھی ثابت ہوگی۔
- ہندوستان میں فلسفہ قیاس آرائی کی نہیں، بلکہ تجربے کی دین ہے۔ یہ تجربہ راست بھی ہے اور شخصی بھی ہے۔ ایک حقیقی فلسفی وہی ہوتا ہے، جس کی زندگی اور برتاؤ نے ان سچائیوں اور حقیقتوں کا سامنا کیا ہو جن کی وہ تبلیغ کرتا ہے۔

8.3 آزاد خیال مذہبی تحریکیں

قبل مسیح کے پہلے ہزار سال کے وسط میں مہاویر اور بودھ کے ساتھ جڑی ہوئی مذہبی تحریکیں اس زمرے کے تحت آتی ہیں۔ اس مدت کے دوران اور بھی مذہبی عقائد سامنے آئے۔ ان میں سے کچھ کے ذریعہ تبلیغ کردہ عقائد میں ایسے عوامل شامل تھے، جو ویدک روایات سے ہٹ کر تھے۔

انھوں نے ویدوں کے کٹرپن اور مافوق الفطرت نوعیت کو نظر انداز کر دیا۔ ویدک رشیوں کے برعکس جو برہمن تھے، ان نئے گروؤں میں سے بہت سے شتری تھے۔ بودھ مت اور جین مت دونوں ہی ابتدائی طور پر دہریہ مذاہب تھے۔ تاہم بودھ مت نے ''کرم'' کے اصول کی تعلیم دی اور مادّی شکل میں پنرجنموں اور انسان کے وجود کے لیے مصائب و تکالیف کی ناگزیریت کے عقیدے کو اپنایا۔ ان میں سے کئی نکات نظر اپنشدوں کا حصہ ہے۔

8.4 خدا پرست مذاہب

خداپرست نوعیت کے عقائد، غیر خدا پرست مذاہب کے تقریباً ساتھ ہی نمودار ہوئے۔ ان مذاہب کے اہم دیوی دیوتا ابتدائی ویدک مذہب کی طرح نہیں تھے، بلکہ ان کا وجود غیر روایتی آخذ سے ہوا تھا۔ ماقبل

نوٹس

ویدک اور مابعد ویدک اثرات ان کی ابتدا پر بہت زیادہ نمایاں تھے۔ وہ ابتدائی عنصر جس نے ان عقائد کو متاثر کیا بھکتی کا تھا، جس کا مطلب تھا یکسوئی کے ساتھ کسی شخص کا خدا کا عبادت گذار ہونا جو اخلاقی معیاروں کی پابندی کرتا تھا۔ یہ عنصر مختلف مذہبی طبقات مثلاً وشنومت، شودھرم اور شکتی دھرم کے ارتقاء کا سبب بنا، جن کو روایتی برہمن دھرم کے عناصر سمجھا جانے لگا۔ ان طبقات نے وقت کے ساتھ ساتھ بودھ مت اور جین مت کی عام شکلوں پر نمایاں اثر ڈالا۔

8.5 لوک عقائد

یکشوں اور ناگوں اور دوسرے دیوی دیوتاؤں کی پوجا ابتدائی دور کے مذہبی ایقانات کا انتہائی اہم حصہ ہیں، جن میں بھکتی نے ایک بے حد اہم رول ادا کیا۔ پوجا کی اس شکل کے عام ہونے کے وافر ثبوت ابتدائی ادب کے ساتھ ساتھ آثار قدیمہ کے شواہد سے بھی ملتے ہیں۔

واسودیو کرشن کی پوجا: پانینی کی ''اشٹھ ادھیائے'' کے ایک سوتر میں واسودیو (کرشن) کے پجاریوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ چھندوگیہ اپنشد میں بھی کرشن کا فکر ملتا ہے، جو دیوکی کا بیٹا تھا اور رشی گورانگیراس کا شاگرد تھا، جو سورج کا پجاری تھا۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد واسودیو کرشن کی پوجا اپنے دیوتا کے طور پر کرتی ہے اور ان کو ابتدائی طور پر بھگوتوں کے طور پر جانا جاتا تھا۔ واسودیو بھگوت کی تعداد تیزی سے بڑھنے لگی اور اس نے ویدک اور برہمی دیوتاؤں مثلاً وشنو (ابتدائی طور پر سورج کا ایک پہلو) اور نارائن (ایک کائناتی بھگوان) کو اپنے اندر جذب کرلیا۔ گپتا راجاؤں کے آخری دور میں اس بھکتی مسلک کا حوالہ دینے کے لیے زیادہ تر ویشنو کا نام دیا جاتا تھا، جو مقصد ویدک وشنو عنصر کے اس میں غالب ہونے کی نشاندہی کرتا تھ اور انسانی شکلوں میں تجسیم (اوتار) کے نظریے پر زور دینا تھا۔

8.6 جنوب میں ویشنوئی تحریک

گپت راجاؤں کے عہد کے اختتام اور تیرہویں صدی عیسوی کی پہلی دہائی تک کی ویشنوئی تحریک کی تاریخ کا تعلق خاص طور سے جنوبی ہندوستان سے ہے۔ ویشنوئی شاعر سنت، جنھیں ''الور'' کہا جاتا تھا (ایک تمل لفظ جس کے معنی ہیں ویشنو بھکتی میں مستغرق لوگ) وشنو کے لیے یکسوئی کے ساتھ عبادت (ایکاتمک بھکتی) کی تلقین کرتے تھے اور ان کے گیتوں کو مجموعی طور پر ''پربندھ'' کہا جاتا تھا۔

8.7 شیومت

وشنودھرم کے برعکس شیومت کی ابتدا قدیم زمانے میں ہوئی تھی۔ پاینی نے شیو کے پجاریوں کا حوالہ

نوٹس

شیو بھگوتوں کے طور پر دیا ہے، جن کی خصوصیت لوہے کے بھالے اور کھال کی بنی ہوئی پوشا کیں ہوتی تھیں۔

جنوب میں شیو تحریک: جنوب میں شروعات میں شیو تحریک 63 سنتوں کی سرگرمیوں کے ذریعہ پھیلی جنھیں تمل زبان میں ''نینار'' (شیو بھکت) کہا جاتا تھا۔ تمل زبان میں ان کے پرکشش جذباتی گیت ''تیورم استوتروں'' کے نام سے جانے جاتے تھے۔ ان گیتوں کو ''دروڑ وید'' بھی کہا جاتا تھا اور ان گیتوں کو مقامی شیو مندروں میں تہواروں اور دوسری رسموں کی ادائیگی کے وقت گایا جاتا تھا۔ نیناروں کا تعلق سبھی ذاتوں سے تھا۔ اس کو شیو دانشوروں کی بڑی تعداد کے عقائد سے بھی تقویت ملی جن کے نام مختلف شیو تحریکوں مثلاً ''اگمنتا''، ''شدھا'' اور ''ویر، شیومت'' کے ساتھ جڑے ہوئے تھے۔

فلسفہ کو ایک ایسا نظریہ فراہم کرنا چاہیے، جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے سادہ اور آسان ہو اور دوسری طرف ان تمام اصولوں کی وضاحت بھی کرے جو سائنس نے نا قابل حل چھوڑ دیے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ وہ سائنس کے حتمی نتائج کے ساتھ ہم آہنگ بھی ہوں اور ایک ایسے مذہب کا قیام کرے جو کائناتی ہو اور وہ صرف مذہبی عقائد یا اعتقادات یا ادعائی عقائد تک محدود نہ ہوں۔ جب ہم سائنس کو، فلسفہ کے طور پر دیکھتے ہیں تو اس کا مطلب نظریات وتفکرات کے ایک ایسے مجموعہ کو نظام میں سمونا ہوتا ہے، اس طرح کے مجموعہ کے اندر موجود تفکرات ونظریات ایک دوسرے کی نفی نہ کریں اور یہ پورا مجموعۂ مجموعی طور پر مربوط ہو۔

''سائنس کا مطلب ہے جزوی یکساں معلومات اور فلسفہ کا مطلب ہے مکمل یکساں معلومات...... نا قابل ادراک، قابل ادراک سے پرے ہوتا ہے، لیکن اسی نا قابل ادراک کی اقلیم میں روح، سزا و جزا، خدا اور ہر چیز کے تمام اصولوں کا حل مضمر ہوتا ہے۔''

ہربرٹ اسپینز

8.8 چھوٹی مذہبی تحریکیں

نسوانی عنصر (شکتی) اور سوریہ کو دو بڑے برہمنی فرقوں کے برابر اہمیت حاصل نہیں ہوئی۔ الوہیت کے نسوانی پہلو غالباً ماقبل ویدک ادوار میں مقدس سمجھے جاتے تھے۔ ویدک عہد میں بھی مقدس ماں، خوشحالی کی دیوی اور تمثیلی طاقت (شکتی) کے نسوانی عنصر کو عزت واحترام حاصل تھا۔ تاہم دیوی کے پجاریوں کے بارے میں واضح حوالے مقابلتاً بعد کے ادوار میں ملتے ہیں جیسا کہ پہلے بتایا جاچکا ہے کہ سورج کو قدیم ادوار سے ہی ہندوستان میں مقدس مانا جاتا رہا ہے۔ ویدک اور رزمیہ داستانوں میں سورج اور اس کے مختلف پہلوؤں نے اہم رول ادا کیا۔ مشرقی ایرانی شکل (شکھدوپی) عیسائی عہد کی اوائلی صدیوں میں شمالی ہندوستان میں رائج تھیں، لیکن یہ مقابلتاً بعد کی مدت میں ہوا کہ خدا کا وجود مذہبی تحریکوں کا مرکزی مقصد بن گیا۔

نوٹس

متن پر مبنی سوالات 8.1

1۔ ویدک ادب کے کن حصوں میں ترقی پسند نظریہ کو پیش کیا گیا ہے؟

2۔ بودھ مت نے کس نظریے کو پیش کیا؟

3۔ ان فرقوں کے بارے میں بتائیے، جنھوں نے بودھ اور جین مذاہب کو مقبول بنایا؟

4 ۔ ویدک عہد میں نسوانی عنصر کا کس طرح احترام کیا جاتا تھا؟

5۔ شیو تحریک کی مختلف شکلیں کیا ہیں؟

8.9 ویدک فلسفہ

رِگ ویدک عہد کے لوگوں کا دھرم اس لحاظ سے سادہ اور آسان تھا کہ وہ قدرت کے مختلف مظاہر کی نمائندگی کرنے والے مختلف دیوتاؤں کی پوجا پر مشتمل تھا۔ یہ ویدک عہد کے اواخر کے دوران ہوا کہ روح یا آتما کی حقیقی نوعیت اور کائناتی دیوتاؤں یا برہمن کے بارے میں متعین تصورات اور فلسفے وجود میں آئے۔ ان ویدک فلسفیانہ تصورات نے بعد میں فلسفہ کے چھ مکاتب نظر کو وجود دیا جنھیں ''شڈ درشن'' کہا جاتا تھا۔ یہ سبھی راسخ العقیدہ نظام کے زمرے میں آتے ہیں اس لیے کہ ان سب نے ہی ویدوں کو حتمی فرمان کے طور پر تسلیم کیا۔ آیئے اب ہم ہندوستانی فلسفہ کے ان چھ مکاتب فکر کے بارے میں مزید معلومات فراہم کرتے ہیں۔

سمکھیہ نظام

سمکھیہ فلسفہ کا ماننا تھا کہ حقیقت دو بنیادی عقائد ایک عورت اور دوسرے مرد یعنی پراکرتی اور پرش پر مشتمل ہے۔ پراکرتی اور پُرش مکمل طور پر آزاد اور کامل ہیں۔ اس نظام کے مطابق پرش محض شعور ہے اس لیے اس میں تغیر یا تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ دوسری طرف پراکرتی کی تین خصوصیات، فکر ونظر، حرکت اور تبدیلی ہیں یا ان تین صفات میں تبدیلی یا ماہیتی تبدیلی سبھی چیزوں میں تبدیلی لاتی ہے۔ سمکھیہ فلسفہ نے کائنات کی تخلیق

کی وضاحت کرنے کے لیے پرش اور پراکرتی میں کچھ تعلق پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اس فلسفہ کو کپل نے پیش کیا تھا جس نے ''سمکھیہ سوتر'' لکھی۔

درحقیقت، سمکھیہ مکتب نظر نے ارتقا کے عقیدہ کی وضاحت کی اور اس دور کے ذہنوں میں اٹھنے والے سبھی سوالات کی تشفی کی۔

یوگا

یوگ کے لفظی معنی ہیں دو بنیادی اکائیوں کی یکجائی۔ یوگ کی ابتدا پتانجلی کی ''یوگ سوتر'' میں ملتی ہے، جس کے بارے میں گمان ہے کہ اس کو دوسری صدی قبل مسیح میں لکھا گیا تھا۔ یوگ کے ذریعہ ذہنی میکانزم کو پاک کرکے اور اس میں تبدیلیوں پر قابو پانے کی صلاحیت پیدا کرکے پرش کو پراکرتی سے نجات دلائی جاسکتی ہے۔ یوگائی تکنیکوں کے ذریعہ جسم، دماغ اور اعضائے حسیات کو کنٹرول کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس فلسفہ کو نجات یا مکتی حاصل کرنے کا وسیلہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس نجات کو ضبط نفس (یم) ضوابط کی پابندی (نیم) مقررہ جسمانی انداز (آسن) ضبط تنفس (پرانائم) ہدف کا انتخاب (پراتیہار)، ذہن کو یکسو کرنا (دھرنا) منتخبہ ہدف پر ارتکاز (دھیان) اور ذہن اور ہدف کو یکجا کرتے ہوئے خود کی مکمل تحلیل (سمادھی) کے ذریعہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ یوگ خدا کے وجود کو ایک گرو اور ایک رہنما کی حیثیت سے قبول کرتا ہے۔

نیائے

نیائے کو منطقی انداز سے غور وفکر کرنے کی ایک تکنیک سمجھا جاتا ہے۔ نیائے کے مصدقہ معلومات ہی واضح معلومات ہے۔ یعنی جو چیز جس طرح موجود ہے اسی طرح نظر آتی ہے۔ مثال کے طور پر ہر ایک سانپ کو سانپ کے طور پر یا پیالی کو پیالی کے طور پر جانتا ہے۔ فلسفہ کا نیائے نظام خدا کو کائنات کو تخلیق کرنے، زندہ رکھنے اور تباہ کرنے والے کے طور پر دیکھتا ہے۔ گوتم کو نیائے سوتر کا مصنف سمجھا جاتا ہے۔

ویشیشک

ویشیشک نظام کو کائنات کا حقیقی اور بامقصد فلسفہ کے طور پر جانا جاتا ہے۔ اس فلسفہ کے مطابق حقیقت کی کئی بنیادیں یا زمرے ہیں، جو ہیں مادہ، صفت، حرکت، جنس، امتیازی خصوصیت اور خلقی وجود۔ ویشیشک مفکرین کا ماننا تھا کہ کائنات کی سبھی چیزوں کو پانچ عناصر، مٹی، پانی، ہوا، آگ اور آسمان سے بنایا گیا ہے۔ ان کا ماننا تھا کہ خدا رہنما اصول ہے۔ زندہ چیزوں کو ان کے کرم کے مطابق سزا یا جزا ملے گی اور اس کا دار و مدار اس کی نیکیوں اور گناہوں پر ہوگا۔ کائنات کی تخلیق اور اس کی تباہی ایک گردشی عمل ہے اور یہ خدا کی مرضی

نوٹس

کے مطابق ہوتا ہے۔ کنڑ نے ویشیشک فلسفہ کے بارے میں بنیادی کتاب لکھی تھی۔

اس کتاب کے بارے میں بہت سے مقالے لکھے گئے، لیکن ان میں سے سب سے بہترین مقالہ چھٹی صدی عیسوی میں پرشست پد نے لکھا۔

ویشیشک مکتب فکر نے کائنات کے مظہر کی وضاحت جوہری نظریے سے کی، جوہروں اور سالموں کے تال میل سے مادّے کی تخلیق ہوئی اور انھوں نے کائنات کی تشکیل کے میکانکی عمل کی وضاحت کی۔

میمانسا

میمانسا فلسفہ بنیادی طور پر وید کے ''سنہیتا'' اور ''برہمن'' حصوں کے متن کی تشریح اطلاق اور استعمال پر مبنی ہے۔ میمانسا فلسفہ کے مطابق وید لافانی اور معلومات سے بھرپور ہیں اور یہ کہ مذہب کا مطلب ویدوں میں درج فرائض کی انجام دہی ہے۔ یہ فلسفہ نیائے، ویشیشک نظاموں کے احاطہ کرتا ہے اور مصدقہ معلومات کے تصور پر زور دیتا ہے۔ اس کے بنیادی متن کو جیمنی سوتروں کے طور پر جانا جاتا ہے، جن کو تیسری صدی قبل مسیح کے دوران تحریر کیا گیا تھا۔ اس فلسفہ کے ساتھ جڑے ہوئے نام سبر سوامی اور کماریل بھٹ کے ہیں۔

جیمنی کے مطابق اس نظام کا لب لباب دھرم ہے جو ہر ایک کے افعال کا ثمر عطا کرتا ہے اور جو خود اپنے آپ میں پارسائی کا اصول ہے۔ اس نظام نے ویدوں کے مذہبی رسوم ورواج کے حصہ پر زور دیا۔

ویدانت

ویدانت میں ویدوں کے آخری حصہ اپنشدوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس میں شنکر اچاریہ نے اپنشدوں، برہم سوتر اور بھگوت گیتا سے متعلق تبصرات لکھے ہیں۔ شنکر آچاریہ کی وضاحت یا ان کے فلسفیانہ نظریات کو ''ادویت ویدانت'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ادویت کے حقیقی معنی ہیں غیر ثنویت (Non Dualism) یا واحد حقیقت پر یقین شنکر اچاریہ نے یہ تشریح کی کہ حتمی حقیقت واحد ہے اور یہی برہمن ہونا ہے۔

ویدانتی فلسفہ کے مطابق برہما سچ ہے اور دنیا کاذب ہے اور برہما اور نفس مختلف نہیں ہیں۔ شنکر اچاریہ کا ماننا تھا کہ برہما موجود، غیر متغیر، ارفع ترین حقیقت اور مکمل آ گہی ہے۔ ان کا یہ بھی ماننا تھا کہ برہما اور نفس کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ برہما کی آ گہی تمام چیزوں کا جوہر اصل اور مکمل آ گہی ہے۔ رام انوج ایک ادویت کے ایک اور مشہور اسکالر تھے۔

فلسفہ کے مختلف مکاتیب میں یہی ایک فلسفہ ایسا موجود ہے جو فلسفیانہ فکر کا وہ عروج ہے، جہاں تک ذہن انسانی کی رسائی ہوسکتی ہے اور یہ ویدانتی فلسفہ ہے۔

ویدانت فلسفہ نے، جہاں تک ہم سمجھتے ہیں، ظاہری ذات کی نفی کرنے کی جدوجہد کی اور اس لحاظ سے دنیا کے فلسفوں کی تاریخ میں ویدانت فلسفہ کی ایک منفرد جگہ ہے۔

ویدانت ایک فلسفہ اور ایک مذہب ہے۔ ایک فلسفہ کے طور پر یہ ان ارفع ترین سچائیوں کی تعلیم دیتا ہے، جنھیں عظیم ترین فلسفیوں نے دریافت کیا جو تمام قرنوں اور ملکوں کے جدید ترین مفکرین بھی تھے۔ ویدانت فلسفہ ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ یہ مختلف مذاہب بہت سارے راستوں کی طرح ہیں، جن کی منزل ایک ہی ہے۔

ویدانت (ویدوں کا اختتام یا آگہی) سے مراد اپنشد ہیں جو وید کے آخر میں سامنے آئے اور اس نے حقیقت کا راست تصور دیا۔

ویدانت کی بنیادی تعلیم یہ ہے کہ ہر فعل کو دانشورانہ صلاحیت فرق و امتیاز کے شعور کے ساتھ انجام دیا جانا چاہیے۔ ذہن غلطیاں کرتا ہے، لیکن دانشمندی ہمیں بتاتی ہے کہ فعل ہمارے مفاد میں سے ہے یا نہیں۔ ویدانت اس پر عمل کرنے والے کو عقل و دانش کے ذریعہ روح کی اقلیم تک پہنچاتی ہے۔ انسان خواہ یوگ، دھیان یا بھکتی کے ذریعہ روحانی طور پر آگے بڑھے، یہ رویہ جاتی تبدیلیوں اور روشن ضمیری کے لیے اس کے باطن کو شفاف کرتی ہے۔

8.10 چاروک مکتب فکر

برہاس پتی کو فلسفہ کے چاروک مکتب کا بانی مانا جاتا ہے۔ ویدوں اور برہدانا یک میں اس کا حوالہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ فلسفیانہ علم و واقفیت کی افزائش میں یہ سب سے قدیم مانی جاتی ہے۔ اس کا عقیدہ ہے کہ علم و آگہی چار عناصر کے تال میل کا ماحصل ہے، جن کا موت بعد کوئی نام و نشان باقی نہیں رہتا۔ چاروک فلسفہ کا تعلق مادیت پرست فلسفہ سے ہے۔ اس کو لوکائت فلسفہ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، یعنی عوام الناس کا فلسفہ۔

چاروک فلسفہ کے مطابق دوسری کوئی دنیا نہیں ہے۔ چنانچہ موت انسان کی زندگی کا خاتمہ ہے اور مسرت و سرمستی ہی زندگی کا حتمی مقصد ہے۔ چاروک مادّی دنیا کے علاوہ کسی اور وجود کی موجودگی کو نہیں مانتے تھے۔ چونکہ دیوتا، روح اور جنت فہم سے بالاتر ہے چاروک اس کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ پانچ عناصر مٹی، پانی، آگ، ہوا اور صاف و شفاف آسمان میں سے چاروک صاف و شفاف آسمان کو نہیں مانتے تھے کیونکہ اس کو عقل و فہم کے ذریعہ نہیں سمجھا جاسکتا۔ چنانچہ ان کے مطابق پوری کائنات چار عناصر پر مشتمل ہے۔

8.11 جین فلسفہ

چاروکوں کی طرح جینی بھی ویدوں کو نہیں مانتے تھے، لیکن وہ روح کی موجودگی کو تسلیم کرتے تھے۔ وہ

اس راسخ العقیدۃ روایت سے بھی اتفاق کرتے تھے تکالیف ومصائب کو ذہن پر قابو رکھ کر اور درست آگہی اور فہم و دانش کو حاصل کر کے اور صحیح رویّہ اپنا کر روکا جاسکتا ہے۔جین فلسفہ کو سب سے پہلے تیرتھنکر رشبھ دیو نے پیش کیا۔رشبھ دیو کے نام کے ساتھ اجیت ناتھ اور اریستا نیمی کے ناموں کا حوالہ بھی دیا جاتا ہے۔تیرتھنکروں کی تعداد 24 ہے،جنھوں نے جین درشن قائم کیا۔پہلے تیرتھنکر نے یہ محسوس کیا کہ جین فلسفہ کا آخذ ادی ناتھ ہے۔جو بیسویں اور آخری تیرتھنکر کا نام تھا وردھان مہاویر جنھوں نے جین مت کے دائرے کو تیزی سے آگے بڑھایا،مہاویر کا جنم 599 قبل مسیح میں ہوا تھا۔انھوں نے تیس سال کی عمر میں دنیاوی زندگی کو تیاگ دیا اور آگہی حاصل کرنے کے لیے ایک کٹھن زندگی گزاری۔سچائی کی تلاش کی تکمیل کے بعد ان کو مہاویر کہا جانے لگا۔وہ تجردیا برہچریہ میں زبردست یقین رکھتے تھے۔

حقیقت کا جین نظریہ: بنیادی عناصر کی سات اقسام

جینیوں کا عقیدہ تھا کہ کائنات کی فطری اور مافوق الفطرت چیزوں کو سات بنیادی عناصر میں تلاش کیا جاسکتا ہے اور یہ سات بنیادی عناصر ہیں 'جیو'، 'اُجیو'، 'استیکائے'، 'بندھ'، 'سامور'، 'نرجن' اور 'موکش'۔ مادے جیسے کہ جسم موجود ہیں اور وہ ایک غلاف ہیں،جن کو وہ استیکیہ کہتے تھے۔''انستیکیہ'' مثلاً وقت کا کسی طرح کا جسم نہیں ہے۔ مادّہ اوصاف (خصوصیات) کی بنیاد ہے۔ہم کسی مادّے میں جو خصوصیات دیکھتے ہیں وہ ''دھرم'' ہے۔جینیوں کا عقیدہ تھا کہ چیزیں یا مادّے اوصاف رکھتے ہیں اور یہ اوصاف وقت (کال) کے ساتھ تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ان کے نکتۂ نظر سے کسی مادّے کی خصوصیت اہم ہے اور وہ یا تو لافانی ہوتی ہے یا غیر تغیر پذیر ہوتی ہے۔ان لازمی خصوصیات کے بغیر کوئی چیز موجود نہیں رہ سکتی۔چنانچہ یہ ہر چیز میں موجود ہیں۔مثال کے طور پر شعور (چیتنا) روح کا جوہر ہے،خواہش،مسرت،اداسی تغیر پذیر اوصاف ہیں۔

متن پر مبنی سوالات 8.2

1۔ شڈ درشن کے کتنے مکاتیب ہیں؟

2۔ سمکیہ فلسفہ کے بانی کا نام بتائیے؟

3۔ یوگ کا بانی کون تھا؟

4۔ نیائے سوتر کا مصنف کس کو کہا جاتا ہے؟

نوٹس

5۔ کس مکتب فلسفہ کا کہنا تھا کہ وید لافانی ہیں اور تمام آ گہی سے معمور ہیں؟

6۔ اپنشد کا کیا فلسفہ ہے؟

7۔ کس مکتب فکر کا عقیدہ تھا کہ چار عناصر کے تال میل کا ماحصل ہے، جن کا موت کے بعد کوئی نام و نشان باقی نہیں رہتا؟

8۔ جین درشن میں کتنے تیرتھنکر ہیں؟

9۔ مہاویر کا جنم کب ہوا تھا؟

10۔ کس تیرتھنکر کو 'وردھمان مہاویر' کہا جاتا تھا؟

11۔ جین مت کے سات بنیادی عناصر بتایئے۔

8.12 بودھ کا فلسفہ

بودھ مت کے بانی گوتم بدھ کا جنم 563 قبل مسیح میں نیپال کے پہاڑی دامن میں واقع کپل وستو کے قریب ایک گاؤں لمبینی میں ہوا۔ ان کے بچپن کا نام سدھارتھ تھا۔ ان کی ماں کا انتقال اس وقت ہوا تھا جب سدھارتھ محض چند ہی دنوں کا تھا۔ اس کی شادی سولہ برس کی عمر میں ایک خوبصورت شہزادی یشودھرا سے ہوئی تھی۔ شادی کے ایک سال کے بعد ان کے یہاں بیٹے کا جنم ہوا، جس کا نام راہل رکھا گیا۔ لیکن 29 سال کی عمر میں گوتم بدھ نے موت، بیماری، غریبی کے دنیا کے مسلسل دکھ کے حل کی تلاش کے لیے اپنی خانگی زندگی کو ترک کردیا۔ وہ جنگلوں میں چلے گئے اور چھ برسوں تک دھیان میں مگن رہے۔ اس کے بعد وہ بودھ گیا (بہار) چلے گئے اور پیپل کے ایک درخت کے نیچے دھیان لگایا۔ اسی جگہ انھیں روشن ضمیری ملی اور وہ بودھ کے طور پر مشہور ہوئے۔ اس کے بعد انھوں نے اپنی تعلیم کی تبلیغ کے لیے جگہ جگہ کا سفر کیا اور لوگوں کو نجات یا آزادی کا راستہ تلاش کرنے میں مدد دی۔ ان کا انتقال 80 برس کی عمر میں ہوا۔

نوٹس

گوتم کے تین خاص شاگردوں کو اُپالی، آنند اور مہا کیشیپ کے ناموں سے جانا جاتا ہے، جنھوں نے گوتم کی تعلیمات کو یاد رکھا اور ان کو ان کے پیروکاروں تک پہنچایا۔ یہ کہا جاتا ہے کہ بودھ کی موت کے فوراً بعد راج گرہ میں ایک کونسل منعقد کی گئی جہاں اُپالی نے ونے پٹا کا (نظم وضبط کے اصولوں) کو پڑھا اور آنند نے ''ست پٹا کا'' (بودھ کے وعظ یا عقائد اور اخلاقیات) کی وضاحت کی۔ کچھ وقت کے بعد ''ابھید دھام پٹا کا'' وجود میں آئی جو بودھ کے فلسفہ پر مشتمل ہے۔

بنیادی خصوصیات

بودھ نے زندگی اور عملی اخلاقیات کے سادہ اصولوں کو پیش کیا جن پر لوگ آسانی کے ساتھ عمل کرسکیں۔ وہ دنیا کو غم وآلام سے بھرا ہوا محسوس کرتے تھے۔ انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ اس دکھ بھری دنیا سے نجات حاصل کرے۔ وہ روایتی شاستروں مثلاً ویدکی اندھی تقلید پر کڑی نکتہ چینی کرتے تھے۔ بودھ کی تعلیمات انتہائی عملی ہیں اور ان میں یہ بتایا گیا ہے کہ ذہنی سکون اور مادی دنیا سے حتمی نجات کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے۔

چار عالی مرتبہ حقائق کی تکمیل بودھ کے ذریعہ حاصل کی گئی آگہی کی عکاسی چار اعلیٰ سچائیوں سے ہوتی ہے:

a۔ **انسانی زندگی تکالیف ومصائب سے بھری ہوئی ہے:** جب بودھ نے بیماری، دکھ اور موت سے انسانی زندگی کو ہمکنار دیکھا تو وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ انسانی زندگی یقینی طور پر آلام ومصائب سے دوچار ہے۔ اس کا جنم تکلیف کے ساتھ ہوتا ہے، مسرت سے علیٰحدگی المناک ہے۔ وہ سبھی خواہشات اور جذبات جو پورے نہیں ہوتے تکلیف کا باعث بن جاتے ہیں۔ جب حسّی تسکین کی چیزیں ساتھ چھوڑ دیتی ہیں تو دکھ ہوتا ہے۔ چنانچہ زندگی مکمل درد ہے۔

b۔ **آلام ومصائب کا سبب:** دوسری اعلیٰ سچائی آلام ومصائب کے سبب کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ یہ خواہش ہے جو زندگی اور موت کے چکر کو محرک کرتی ہے۔ چنانچہ خواہش اور ہوس آلام ومصائب کا بنیادی سبب ہے۔

c۔ **مصائب کا خاتمہ موجود ہے:** تیسری اعلیٰ حقیقت یہ ہے کہ جب جوش و ہیجان، خواہشات اور زندگی سے پیار پوری طرح سے ختم ہوجاتے ہیں تو دکھ درد بھی ختم ہوجاتا ہے۔ یہ حقیقت اداسی اور مایوسی کے خاتمہ کا سبب بنتی ہے، جو انسانی زندگی کو تکلیف دہ بنانے کا سبب ہے۔ اس میں خودداری (اہم یا اہمکار)، وابستگی، حسد، شک وشبہ اور غم واندوہ کی ناپیدگی بھی شامل ہے۔ یہ مکمل سکون کی حالت ہے، جو نروان کی جانب رہنمائی کرتی ہے۔

d۔ **نجات کا راستہ:** چوتھی حقیقت اس راستہ پر لے جاتی ہے جو نجات تک جاتا ہے۔ چنانچہ بودھ فلسفہ

قنوطیت (Pessimism) سے شروع ہوکر رجائیت(Optimism) کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ گوکہ انسان کی زندگی آلام ومصائب سے معمور ہے، لیکن بالآخران کا اختتام ہوسکتا ہے۔ بودھ کا کہنا تھا کہ نجات کا راستہ آٹھ عنصری ہے، جس پر چل کر کوئی بھی نروان حاصل کرسکتا ہے۔

نجات کا آٹھ عنصری راستہ (نروان)

(i **سچی بصیرت:** تجاہل سے چھٹکارہ پاکر سچی بصیرت حاصل کی جاسکتی ہے۔ لاعلمی سے دنیا اور خود کے تعلق کے بارے میں غلط تصور پیدا ہوتا ہے اور یہ انسان کی غلط سوچ ہی ہے کہ وہ اس فانی دنیا کو لافانی سمجھنے لگتا ہے، چنانچہ دنیا اور اس کی چیزوں کے بارے میں درست نظریہ ہی درست بصیرت ہے۔

(ii **راسخ عزم وارادہ:** یہ مضبوط قوت ارادی ہی ہے جو دوسروں کو نقصان پہنچانے والے خیالات اور خواہشات کو پست کرتی ہے۔ اس میں قربانی، ہمدردی اور رحمدلی شامل ہوتی ہے۔

(iii **درست قوت گفتار:** انسان کو اپنے عزم و ارادے کا استعمال کرکے اپنی بات چیت پر قابو رکھنا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے دوسروں پر نکتہ چینی کرکے غلط یا بھدے الفاظ کا استعمال کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔

(iv **درست برتاؤ:** اس کا مطلب ہے زندگی کو نقصان پہنچانے والی چیزوں سے گریز کرنا۔ یعنی چوری، بسیارخوری، خوبصورتی کے لیے مصنوعی ذرائع، زیورات، آرام دہ بستر، سونے وغیرہ سے پرہیز کرنا۔

(v **ذریعہ معاش کے جائز وسائل:** جائز ذریعہ معاش سے مراد ہے اپنی روزی روٹی کو درست اور جائز طریقوں سے کمانا۔ فراڈ، رشوت، چوری وغیرہ سے جیسے ناجائز طریقوں سے پیسے کمانا کسی بھی درست نہیں ہوتا۔

(vi **درست کوشش:** برے احساسات اور برے تاثرات سے گریز کرنا بھی ضروری ہے۔ اس میں خود کنٹرول، جنسی اور غلیظ خیالات کو روکنا یا ان کی نفی کرنا شامل ہے اور اچھے اور نیک خیالات کو بیدار کرنا ضروری ہوتا ہے۔

(vii **درست احتیاط:** اس کا مطلب ہے اپنے جسم، دل اور ذہن کو حقیقی حالت میں رکھنا۔ برے خیالات اسی وقت پنپتے ہیں جب ان کی حقیقی حالت کو فراموش کردیا جاتا ہے۔ جب برے خیالات کے تحت کوئی فعل سرزد ہوتا ہے تو آدمی کو اس کی تکلیف سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

(viii اگر کوئی فرد مندرجہ بالا سات درست باتوں پر عمل کرتا ہے تو وہ معقول اور درست طریقے سے غور وفکر کرنے (دھیان لگانے) کے قابل ہوگا۔ درست طریقے سے دھیان لگانے سے کوئی بھی نروان حاصل کرسکتا ہے۔

نوٹس

چارو ک مکتبِ فکر کے علاوہ ہندوستان کے سارے فلسفوں کا مشترکہ مقصد روح کو بہتر طور پر سمجھنے کا رہا ہے۔

فرانسیسی فلاسفر وکٹر کزن کے مطابق ہندوستان میں فلسفہ کی پوری تاریخ ایک کوزے میں سمائی ہوئی ہے۔ اس نے مزید کہا کہ جب ہم مشرق اور خاص طور سے ہندوستان کی شاعرانہ اور فلسفیانہ یادگاروں کو بغور پڑھتے ہیں، جو اب یوروپ میں بھی پھیلنا شروع ہوگئی ہیں، تو ہم دیکھتے ہیں کہ ان میں بہت سی سچائیاں، ایسی گہری سچائیاں مضمر ہیں اور جو نتائج کی درشتگی سے اتنی متضاد ہیں کہ، اس پر مغربی ذہانت بعض اوقات انگشت بدنداں رہ جاتی ہے اور یہ کہ ہم مشرق کے فلسفے کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوجاتے ہیں اور ہم نسلِ انسانی کے اس گہوارے میں عظیم ترین فلسفے کی فطری سرزمین کو دیکھتے ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ آپ بودھ مت کے بارے میں اور زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہیں گے۔ آیئے ہم بہار میں بودھ گیا چلتے ہیں اور اس قدیم راستہ پر تقدس کے ساتھ چلتے ہیں۔ ہم اس سفر کا آغاز مہابودھی درخت سے کرتے ہیں، جہاں صدیوں قبل کچھ عجیب وغریب ہوا تھا۔ سچائی کی تکمیل یا روح کی روشنی۔ روایت بتاتی ہے کہ بودھ روشن ضمیری حاصل کرنے کے بعد سات ہفتوں تک بودھ گیا میں ٹھہرے تھے۔

یہاں آپ انیمیش لوچھا استوپ کو ضرور دیکھیے۔ جس میں بودھ کا کھڑی حالت میں ایک مجسمہ ہے اور اس کی آنکھیں اسی درخت کی طرف مرکوز ہیں۔ بودھ گیا ہندوؤں کے لیے بھی تیرتھ استھان کی حیثیت رکھتا ہے، جو وہاں وشنو پد مندر میں ''پنڈوانی'' کے لیے جاتے ہیں جو بچھڑی ہوئی روحوں کو سکون اور تسکین کو غیر یقین بنانے کے مقصد سے انجام دیا جاتا ہے۔

آپ راجگیر بھی جاسکتے ہیں اور چینی سیاح فاہیان کو یاد کرسکتے ہیں، جس نے بودھ کی موت کے 900 سال بعد اس جگہ کی سیاحت کی۔ وہ اس حقیقت پر رو دیا کہ وہ اتنا خوش قسمت نہیں ہے کہ بودھ کی ان مناجات کو سن پاتا جو اس نے یہاں دی تھیں۔ ان بہت سی داستانوں نے جو آپ نے بودھ کے بارے میں سنی ہوں گی، اسی جگہ سے جنم لیا ہے۔ تصور کیجیے کہ بودھ یہاں ایک ایک غار میں ٹھہرے تھے اور بھکشا کے لیے اِدھر اُدھر گھومتے تھے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں موریائی راجہ بھی سار بودھ عقیدہ سے جڑا تھا۔ اس واقعہ کا تعلق بھی اسی جگہ سے ہے، جب بودھ کو ہلاک کرنے کے لیے دیودت نے اس پر ایک پاگل ہاتھی کو چھوڑ دیا تھا اور آخر میں یہ راج گیر ہی تھا جہاں سے بودھ نے اپنا آخری سفر کیا۔ پہلی بودھ کونسل اسی جگہ سپتاپرنی غار میں منعقد ہوئی تھی، جس میں بودھ کی غیر تحریری تعلیمات کو اس کی موت کے بعد پہلی بار تحریری شکل دی گئی۔ خانقاہی اداروں کے تصور کی بنیاد بھی راج گیر میں ہی پڑی جو بعد میں ایک مذہبی اور تعلیمی مرکز میں تبدیل ہو گئے۔

فنِ تعمیر سے متعلق اپنے سبق میں آپ نالندہ یونیورسٹی کے بارے میں پڑھیں گے۔ اس کا قیام

نوٹس

پانچویں صدی قبل مسیح ہوا۔ یہ دنیا کی قدیم ترین یونیورسٹی ہے۔ چونکہ بودھ تعلیم کو بڑھاوا دیتے تھے اس لیے راہب اور اسکالر یہاں بحث و مباحث کے لیے جمع ہوتے تھے۔ یہ تعلیمی سرگرمیاں اتنی زیادہ تھیں کہ 5ویں قبل مسیح تک گپت راجاؤں کے دورحکومت میں نالندہ نے ایک عظیم خانقاہ کا مقام حاصل کرلیا۔

متن پر مبنی سوالات 8.3

1۔ گوتم بدھ کے بچپن کا نام کیا تھا؟

2۔ گوتم بدھ نے کہاں دھیان لگایا؟

3۔ گوتم بدھ کو بصیرت کہا ملی ؟

4۔ ’’ست پتا کا‘‘ میں کیا ہے؟

5۔ ’ونا نے پتا کا‘‘ کس نے پڑھی؟

6۔ گوتم بدھ کے چار مقدس اصول کیا ہیں؟

7۔ روح کی آگہی کے بارے میں ہندوستان کے فلسفیانہ مکاتب فکر میں سے کس کا فلسفہ مختلف ہے؟

آپ نے کیا سیکھا

- مذہب کی ابتدا ماقبل ویدک سماج سے جڑی ہوئی ہے۔
- قدیم ہندوستان میں مذہب میں تبدیلیاں روایتی لائنوں کے ساتھ ساتھ غیر روایتی طور پر بھی ہوتی رہیں۔
- ہندوستانی فلسفہ کے نظاموں کو جن کا آغاز ویدوں سے ہوا تھا روایتی نظام کہا جاتا ہے۔

نوٹس

- سمکھیہ فلسفہ کا ماننا تھا کہ سچائی نفس اور غیر نفس (non-self) یعنی پروش اور پرکرتی کی تشکیل کرتی ہے۔
- یوگ ''نفس'' کو سمجھنے کے لیے ایک انتہائی عملی فلسفہ ہے۔
- نیائے نے منطقی اندازِ فکر کی تکنیک پیش کی۔
- ویشیشک نے حقیقت کے اصولوں کے بارے میں بتایا جو کائنات کے اجزا کی تشکیل کرتے ہیں۔
- میمانسا فلسفہ بنیادی طور پر ویدک شاستروں کا تجزیہ ہے۔
- چاروک، فلسفہ، جین فلسفہ اور بودھ فلسفہ کو غیر روایتی نظاموں کے طور پر جانا جاتا ہے۔
- چاروک ایک مادہ پرست فلسفہ ہے۔ اس میں یہ عقیدہ تھا کہ مادّی چیزوں کے علاوہ کسی اور چیز کا وجود نہیں ہے۔
- جین فلسفہ کے مطابق مادّے (جسم) سے جیو کا نکلنا نجات ہے۔
- بودھ نے اپنی آگہی کی عکاسی چار اعلیٰ سچائیوں کے ذریعہ کی (i) انسانی زندگی دکھوں سے بھری ہوئی ہے۔ (ii) ان دکھوں کا سبب ہوتا ہے۔ (iii) ان دکھوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔ (iv) دکھوں کو ختم کرنے کا طریقہ ہے۔
- بودھ نے نجات کا آٹھ عنصری راستہ سمجھایا۔ (i) درست بصیرت، (ii) درست ارادہ (iii) درست بات، (iv) درست رویّہ، (v) درست ذریعہ معاش (vi) درست کوشش، (vii) درست احتیاط (viii) درست ارتکاز

اختتامی سوالات

1۔ قدیم ہندوستان کی مذہبی تحریکوں مختلف خصوصیات کو واضح کیجیے۔
2۔ ہندوستان کی مذہبی تحریک میں چاروک مکتب فکر نے کیا رول ادا کیا؟
3۔ چاروک مکتب فکر دوسری فلسفیانہ مکاتیب فکر سے کس طرح سے مختلف ہے؟
4۔ وضاحت کیجیے کہ شڈ درشن کس طرح روایتی نظام کے زمرے میں آتا ہے؟
5۔ بودھ فلسفہ نے ایک بہتر انسان کی تشکیل میں کیا حصہ ادا کیا؟
6۔ آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ میمانسا فلسفہ بنیادی طور پر ویدک شاستروں کا تجزیہ ہے؟

متن پر مبنی سوالات کے جوابات

8.1

1۔ ارنائیک اور اپنشد
2۔ کرم کا اصول
3۔ ویشنومت، شیومت اور شکتی مت
4۔ دیوی ماں، خوشحالی اور تمثیلی توانائی (شکتی) کی دیوی ہے
5۔ اگنتھ، شدھ اور ویرا شیو دھرم

8.2

1۔ چھ
2۔ کپیل جس نے سمکھیہ سوتر لکھی
3۔ پتانجلی کی یوگ سوتر
4۔ گوتم
5۔ میمانسا مکتب فکر
6۔ ویدانت، ویدوں کا اختتامی حصہ
7۔ چاروک مکتب فکر
8۔ 24

8.3

1۔ سدھارتھ
2۔ بودھ گیا، بہار میں ایک پیپل کے درخت کے نیچے
3۔ بودھ گیا، بہار
4۔ بودھ کی مناجات، یا عقائد و اخلاقیات
5۔ اپّالی
6۔ انسانی زندگی دکھوں سے بھری ہے
ان دکھوں کا سبب ہے
ان دکھوں کا خاتمہ ہے
نجات کا راستہ
7۔ چاروک مکتب فکر